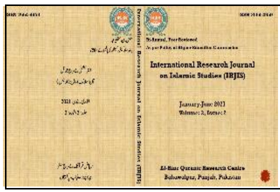

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

بیع صرف اور معاصر تطبیقات: امام محمدؒ کی کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ کی روشنی میں

Bayʿ al-Ṣarf and its Contemporary Applications in Light of Imam Muḥammad Seminal Work al-Ḥujjah ʿalā Ahl al-Madīnah

1. Yasir Abbas
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: y742581@gmail.com

2. Dr. Muhammad Asif
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
The Islamia University Bahawalpur, RYK Campus, Punjab, Pakistan
Email: dr.masif@iub.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5138-3556

To cite this article: Yasir Abbas & Dr. Muhammad Asif. 2025. "بیع صرف اور معاصر تطبیقات: امام محمدؒ کی کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ کی روشنی میں: Bayʿ al-Ṣarf and its Contemporary Applications in Light of Imam Muḥammad Seminal Work al-Ḥujjah ʿalā Ahl al-Madīnah". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 7 (Issue 1), 103-112.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 7 || January - June 2025 || P. 103-112
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-7-1-8/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.07.01.u8
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 June 2025
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

This research explores the classical Islamic contract of Bayʿ al-Ṣarf (currency exchange), analyzing its enduring principles and their applicability to modern financial systems. Drawing upon the authoritative juristic framework of Imam Muḥammad al-Shaybānī's foundational work, al-Ḥujjah ʿalā Ahl al-Madīnah, the study examines key conditions such as immediate possession (qabḍ), absence of speculation, and the prohibition of uncertainty (gharar). It evaluates these classical rules against contemporary practices, including foreign exchange (forex) trading, digital banking, and cryptocurrencies. The analysis concludes that while spot transactions with instant settlement may be compliant, many forms of speculative and deferred currency trading contravene the strict requirements of Bayʿ al-Ṣarf. The study advocates for integrating these classical juristic insights into modern Islamic finance

regulations to develop Shariah-compliant standards for evolving digital and global currency markets.

Keywords: Bayʿ al-Ṣarf, Islamic Finance, Contemporary Applications, Imam Muḥammad al-Shaybānī, Fiqh al-Muʿāmalāt

فقہائے اسلام میں امام محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی کا مقام و مرتبہ نہایت بلند اور ارفع ہے۔ فقہ حنفی کی ترویج و اشاعت میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور فقہی دبستانوں میں وہ سب سے بڑی فقہ کے ممتاز نمائندہ ہیں۔ ان کی تصانیف فقہی تحقیقات کا بہترین ماخذ ہیں اور خود ان کی علمی شخصیت اتنی بلند مرتبے کی حامل ہے کہ دیگر مسالک کے فقہاء بھی ان سے متاثر اور ان کے احسان مند نظر آتے ہیں۔ کتاب الحجۃ کا شمار امام محمد کی نوادر الروایہ کتب میں ہوتا ہے۔ اس کتاب کا پس منظر یہ ہے کہ امام محمد نے حصول علم کی غرض سے مدینہ منورہ کا سفر کیا، اور امام دار الہجرۃ امام مالک رحمہ اللہ سے تقریباً تین سال تک حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں امام مالک سے حاصل کردہ روایات کو موطا امام محمد میں جمع کیا اور دوران تعلیم فقہی مناقشوں کو کتاب الحجۃ میں جمع کیا۔ اس کتاب میں مصنف کا طرز یہ ہے کہ عنوان باندھنے کے بعد پہلے امام ابو حنیفہ کا مسلک ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد وقال اھل المدینۃ کہہ کر امام مالک اور مدینہ کے دیگر فقہاء کی رائے سامنے لاتے ہیں اور اس کے بعد وقال محمد سے اہل مدینہ کے مسلک پر مناقشہ ذکر کرکے امام ابو حنیفہ کے قول کو احادیث و آثار سے مبرہن کرتے ہیں۔

اسلامی فقہ میں معاملات کا باب نہایت اہمیت رکھتا ہے، خصوصاً وہ معاملات جو مالی امور سے متعلق ہوں۔ انہی میں سے ایک اہم معاملہ بیعِ صرف ہے، جس کا تعلق سونے، چاندی اور آج کے دور میں کرنسیوں کے باہمی تبادلے سے ہے۔ امام محمد بن حسن الشیبانیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ میں بیع صرف اور اس کے اصول و احکام پر مفصل بحث کی ہے۔ جدید مالیاتی نظام میں کرنسیوں کا تبادلہ (Exchange)، فاریکس ٹریڈنگ، ڈیجیٹل کرنسی اور بینکنگ ٹرانزیکشنز بیع صرف سے متعلق اہم معاصر مسائل ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد امام محمدؒ کے اصولوں کی روشنی میں آج کے مسائل کا جائزہ لینا ہے۔ امام محمدؒ نے الحجۃ علی اہل المدینہ میں اہلِ مدینہ کے بعض آراء کا رد کرتے ہوئے احناف کے دلائل تفصیل سے بیان کیے۔ یہ تحقیق اسی بنیادی فقہی سرمایہ کو آج کی مالیاتی صورتِ حال پر منطبق کرتی ہے۔ اسلامی فقہ میں معاملات (معاشی لین دین) کو بہت اہم مقام حاصل ہے، کیونکہ یہ براہ راست انسانی زندگی، تجارت، اور معیشت سے متعلق ہیں۔ ان معاملات میں سے ایک اہم باب "بیع صرف" ہے، جو سونے، چاندی یا موجودہ دور میں کرنسیوں کے باہمی تبادلے سے متعلق ہے۔

صرف کی لغوی تعریف:

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

الصرف رد الشيء عن وجهه صرفه يصرفه صرفا فانصرف و قوله تعالى صَرَفَ اللهُ قُلُوبَهُمْ -[1]

صرف کا معنی کسی چیز کا رخ پھیرنا، اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا۔

المصباح المنیر میں ہے:

صَرَفْتُهُ عَنْ وَجْهِهِ صَرْفًا مِنْ بَابِ ضَرَبَ وَصَرَفْتُ الْأَجِيرَ وَالصَّبِيَّ خَلَّيْتُ سَبِيلَهُ وَصَرَفْتُ الْمَالَ أَنْفَقْتُهُ

[1] Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram, Lisan al-Arab (Dar Sader, Beirut, 3rd ed., 1414 AH), 9/189.

وَصَرَفْتُ الذّهَبَ بِالدّرَاهِمِ بِعْتُهُ۔[2]

صرف ضرب یضرب باب سے ہے میں نے اسے اس کے رخ سے پھیر دیا، صرفت الاجیر کے معنی ہیں کہ میں نے اسے جانے دیا۔ صرفت المال کا مطلب ہے کہ میں نے مال خرچ کیا۔ صرفت الذھب بالدراہم کے معنی ہیں کہ میں نے دراہم کے عوض سونا فروخت کیا۔"

صرف کی اصطلاحی تعریف:

علامہ جرجانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

الصرف: في اللغة: الدفع والرد، وفي الشريعة: بيع الأثمان بعضها ببعض۔[3]

صرف کے لغوی معنی لوٹانا اور روکرنا ہے جب کہ شرعی تعریف ثمن کی ثمن کے ساتھ خرید وفروخت کرنا ہے۔"

ڈاکٹر وہبہ زحیلی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

هو بيع النقد بالنقد جنساً بجنس أو بغير جنس: أي بيع الذهب بالذهب، أو الفضة۔[4]

نقد کو نقد کے عوض فروخت کرنا، خواہ جنس ایک ہو یا مختلف ہو۔ یعنی سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنا یا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا، صرف کہلاتا ہے۔"

احناف نے صرف کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

بیع النقد بالنقد۔[5]

نقدی کو نقدی کے عوض فروخت کرنا۔

ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

بیع الثمن بالثمن۔[6]

ثمن کی ثمن کے عوض خرید وفروخت کرنا۔

یعنی ایسی اشیاء جو خلقت کے اعتبار سے ثمن ہوں، ڈھلی ہوئی اشیاء بھی اس میں شامل ہیں خواہ جنس کا جنس کے ساتھ تبادلہ ہو یا غیر جنس کے ساتھ۔[7]

مالکیہ نے صرف کی تعریف اس طرح کی ہے:

هو بیع النقد بنقد مغایر لنوعه۔[8]

---

[2] Al-Fayumi, Ahmad ibn Muhammad ibn Ali, Al-Misbah al-Munir fi Gharib al-Sharh al-Kabir (Al-Maktabah al-Ilmiyyah, Beirut, 1979 CE), 1/338.
[3] Al-Jurjani, Ali ibn Muhammad ibn Ali al-Zayn al-Sharif, Kitab al-Ta'rifat (Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1st ed., 1403 AH/1983 CE), 132
[4] Wahbah ibn Mustafa al-Zuhayli, Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu (Dar al-Fikr, Syria, Damascus, 1433 AH), 5/3659
[5] Al-Zuhayli, Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu, 5/3659.
[6] Ibn Abidin, Muhammad Amin ibn Umar, Radd al-Muhtar 'ala al-Durr al-Mukhtar (Mustafa al-Babi al-Halabi & Sons Library and Printing Company, Egypt, 2nd edition, 1966 CE), 5/257.
[7] A committee composed of several scholars and jurists in the Ottoman Caliphate, Majallat al-Ahkam al-'Adliyya (Nur Muhammad, Karkhana Tijarat Kutub, Aram Bagh, Karachi, 1314 AH), 31

دو مختلف نوعیت کے نقود کی باہمی خرید وفروخت کرنا، ایک ہی نوع کے نقود کی صورت میں اگر خرید و فروخت وزن کے ذریعے ہو تو اس کو "" مراطلہ "اور گنتی کے حساب سے ہو تو اسے " مبادلہ " کہتے ہیں۔

حنابلہ نے عقد صرف کی تعریف یوں کی ہے:

والصرف بیع احدالنقدین بالاخر۔[9]

نقدین (سونا چاندی) میں سے ایک کی دوسرے کے عوض خرید وفروخت کرنا، صرف کہلاتا ہے۔

شافعیہ میں علامہ شربینی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

بیع النقد بالنقد من جنسہ و غیرہ یسمی صرفا۔[10]

نقد کو نقد کے عوض فروخت کرنا صرف کہلاتا ہے خواہ جنس کا اتحاد ہو یا نہ ہو۔"

فقہی اصطلاح میں "بیع صرف" اس بیع کو کہا جاتا ہے جس میں سونا، چاندی یا ان کے قائم مقام کرنسی کا آپس میں تبادلہ کیا جائے۔اس میں بنیادی شرط یہ ہے کہ:

1۔بیع صرف میں "یدًا بید" (ہاتھوں ہاتھ) شرط ہے:

امام محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ:

"والصرف لا يجوز إلا يداً بيد، فإذا افترقا قبل أن يتقابضا لم يجز، لأنه من بيع الذهب بالفضة، فلا بد فيه من التقابض" ۔[11]

"صرف کی بیع صرف ہاتھوں ہاتھ جائز ہے، اگر دونوں فریق قبضہ سے پہلے جدا ہو جائیں تو یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ سونے اور چاندی کا لین دین ہے، جس میں قبضہ لازم ہے۔"

2۔ادھار کی ممانعت:

امام محمدؒ کے مطابق اگر بیع صرف میں ایک فریق نے بھی قبضہ نہ کیا ہو، یا معاملہ ادھار پر ہو، تو یہ بیع فاسد ہے۔وہ امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کرتے ہیں:

"قال أبو حنيفة: إن تفرقا قبل أن يتقابضا، فالبيع فاسد، لأن فيه شبهة الربا، وهو منهيّ عنه بالنصّ"[12]

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: اگر قبضہ سے پہلے فریقین جدا ہو جائیں تو بیع فاسد ہے، کیونکہ اس میں ربا (سود) کا شبہ ہے، اور یہ نص کے ذریعے منع ہے۔

امام مالکؒ بعض مواقع پر بیع صرف میں تاخیر کو جائز سمجھتے تھے، خاص طور پر اگر معاملہ مجلس میں طے ہو جائے اور قبضہ بعد میں ہو۔امام محمدؒ اس پر سخت اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وأما ما ذهب إليه أهل المدينة من جواز الصرف من غير قبض، فهو مخالف للسنّة، لأن النبي ﷺ

---

[8] Al-Dasuqi, Muhammad ibn Ahmad, Hashiyat al-Dasuqi 'ala al-Sharh al-Kabir (Dar al-Fikr, 1431 AH), 3/2.

[9] Al-Zarkashi, Muhammad ibn 'Abd Allah, Badr al-Din, Sharh al-Zarkashi (Dar al-'Ubaykan, 1st edition, 1993 CE), 3/405.

[10] Al-Khatib al-Shirbini, Muhammad ibn Muhammad, Mughni al-Muhtaj ila Ma'rifat Ma'ani Alfaz al-Minhaj (Dar al-Kutub al-'Ilmiyya, 1st edition, 1994 CE), 2/369

[11] Al-Shaybani, Al-Hujjah 'ala Ahl al-Madinah, 2/7.

[12] Abid, 2/10.

نهى عن بيع الذهب بالفضة إلا يدًا بيد"[13]

"اور اہلِ مدینہ کا جو نظریہ ہے کہ بیع صرف قبضہ کے بغیر بھی جائز ہے، یہ سنت کے خلاف ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے سونے کے بدلے چاندی کی بیع کو ہاتھوں ہاتھ کے بغیر منع فرمایا۔"

بیع صرف کی شرائط(امام محمد کے مطابق):

قبضہ (فوری): بیع صرف میں مجلس کے اندر دونوں فریق کا قبضہ شرط ہے۔ادھار ممنوع: ایک فریق کا بھی ادھار پر ہونا بیع کو فاسد کر دیتا ہے۔ہم جنس بیع: اگر سونا سونے کے بدلے یا چاندی چاندی کے بدلے ہو تو وزن/مقدار میں برابری بھی لازم ہے۔مختلف جنس: اگر سونا چاندی یا کرنسی دوسری کرنسی سے خریدی جائے تو برابری لازم نہیں، مگر قبضہ فوری شرط ہے۔

عقد صرف کی شرعی حیثیت:

بیع صرف شرعی طور پر جائز ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰاْۚ﴾[14]

اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

کے عموم میں بیع صرف بھی داخل ہے۔مختلف احادیث سے بھی بیع صرف کی مشروعیت ثابت ہے، آپ کا ارشاد ہے:

((بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ))۔[15]

سونے کو چاندی کے عوض ہاتھ در ہاتھ (نقد) جس طرح چاہو فروخت کرو۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے:

((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ))۔[16]

سونے کو سونے کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض صرف برابر برابر فروخت کرو۔ ایک چیز دوسرے سے زائد نہ ہو اور نہ ہی ان میں سے غائب کو موجود کے عوض فروخت کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا .))۔[17]

سونے کی سونے کے عوض اور چاندی کی چاندی کے عوض خرید و فروخت ہم وزن اور برابر برابر ہونی چاہیے۔ چنانچہ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا تو یہ سود ہوگا۔"

[13] Abid, 2/8.
[14] The Qur'an: 2:275.
[15] Muhammad ibn 'Isa al-Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, (Dar al-Gharb al-Islami - Beirut, First Edition, 1996 CE), 2/520, Hadith No. 1240.
[16] Al-Shaybani, Al-Hujjah 'ala Ahl al-Madinah, 2/606
[17] Al-Shaybani, Al-Hujjah 'ala Ahl al-Madinah, 2/607

عقد صرف کی شرائط:

عقد صرف کے درست اور جائز ہونے کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1۔ تقابض:

فریقین کے جدا ہونے سے پہلے عوضین پر قبضہ عقد صرف کی شرط ہے۔ابن قدامہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

ہمارے علم کے مطابق تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عقد صرف کرنے والے اگر عوضین پر قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہو جائیں تو عقد صرف فاسد ہو جاتا ہے۔[18]

"بدائع الصنائع 'میں ہے:

واما الشرائط فمنها قبض البدلین قبل إلافتراق۔[19]

جہاں تک شرائط کا تعلق ہے، ان میں علیحدگی سے پہلے بدلین (سونے اور چاندی) کرنا شامل ہیں۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ :

بیع صرف کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جدا ہونے سے پہلے عوضین پر قبضہ کر لیا جائے۔[20]

جمہور فقہاء کے نزدیک جسمانی لحاظ سے جدا ہونا مراد ہے، لہذا اگر مجلس لمبی ہو جائے یا وہ دونوں ایک ہی جانب اکٹھے چل پڑیں تو جمہور فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے جبکہ مالکیہ نے عقد کے بعد قبضہ میں تاخیر کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

ولا یجوز في شيء من الصرف تأخیر ساعة فما فوقها ولا یجوز إلا هاء وهاء ویتقابضان في مجلس واحدو وقت واحد۔[21]

بیع صرف میں ایک لمحے کی تاخیر بھی جائز نہیں اور عوضین پر قبضہ ایک ہی مجلس میں اور ایک ہی وقت میں ہو گا۔

اسی طرح فریقین کے جدا ہونے سے پہلے ان کے وکیلوں کا عوضین پر قبضہ کر لینا یا ایک فریق کا بذات خود اور دوسرے کی طرف سے اس کے وکیل کا عوض پر قبضہ کرنا بھی صحیح ہے، جبکہ مالکیہ کے ایک قول کے مطابق اس کی ممانعت ہے۔اگر سارے عوض کی بجائے کچھ پر قبضہ پایا گیا تو غیر مقبوض حصے میں تو بالاتفاق عقد صرف باطل ہو جائے گا مگر مقبوض حصے میں عقد صحیح ہو گا یا نہیں۔اس کے متعلق دو آراء ہیں: جمہور فقہاء کے نزدیک جتنے حصے پر قبضہ ہو چکا ہے اس میں عقد صحیح ہو گا:

وإلیه ذهب اللیث بن سعد والأوزاعي وأحمد بن حنبل والقول الآخر یبطل الصرف فیما رد خاصة ویصح فیما قبضه۔[22]

[18] Ibn Qudamah, Abdullah ibn Ahmad, Al-Mughni by Ibn Qudamah (Cairo Library, 1389 AH - 1969 CE), 4/41.
[19] Al-Kasani, Bada'i' al-Sana'i' fi Tartib al-Shara'i', 5/215.
[20] Abid, 5/215.
[21] Ibn Qudamah, Abdullah ibn Ahmad, Al-Kafi fi Fiqh al-Imam Ahmad (Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, First Edition, 1994 CE), 2/635.
[22] Ibn Qudamah, Al-Kafi fi Fiqh al-Imam Ahmad, 2/636

یہی موقف لیث بن سعد، اوزاعی، احمد بن حنبل وغیرہ کا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ جتنے حصہ پر قبضہ ہو چکا ہے وہ درست ہو گا اور باقی میں عقد صرف باطل ہو گا۔

جبکہ مالکیہ اور حنابلہ کے ایک ایک قول کے مطابق پوری مبیع میں عقد باطل ہو جائے گا۔

وان قبض البعض ثم افترقا بطل في الجميع في احدالوجهين۔[23]

اگر کچھ پر قبضہ کر کے الگ ہو جائیں تو عقد دونوں میں سے کسی ایک لحاظ سے باطل ہے۔

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

فإن افترق المتعاقدان قبل قبض العوضين أو أحدهما، فسد العقد عند الحنفية وبطل عند غيرهم لفوات شرط القبض، ولئلا يصير العقد بيعاً للكالئ بالكالئ أي الدين بالدين فيحصل الربا: وهو الفضل في أحد العوضين ، والتقابض شرط سواء اتحد الجنس أو اختلف۔[24]

اگر بدلین پر قبضہ کرنے سے پہلے عاقدین جدا ہو گئے تو حنفیہ کے نزدیک عقد فاسد ہو جائے گا جبکہ دوسرے ائمہ کے نزدیک باطل ہو جائے گا چونکہ عقد صرف میں قبضہ شرط ہے تاکہ بیع الکالی بالکالی نہ ہو اور سود نہ ہو جائے خواہ جنس متحد ہو یا مختلف ہو۔''

۲۔ خیار شرط کا نہ ہونا:

بیع صرف کے درست ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ یہ عقد قطعی ہو اور اس میں خیار شرط نہ ہو۔ چنانچہ عاقدین میں سے کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ عقد صرف میں خیار شرط رکھے۔ اکثر فقہاء کے نزدیک اگر عقد صرف میں خیار شرط رکھا گیا تو عقد باطل ہو جائے گا۔

3۔ میعاد کی شرط کا نہ ہونا:

عقد صرف کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عقد میں عاقدین کی طرف سے کوئی مدت مقرر نہ کی گئی ہو، اگر کوئی مدت مقرر کر دی گئی تو عقد فاسد ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے مجلس عقد میں عوضین پر قبضہ کرنے کا حق ختم ہو جاتا ہے جو شرعاً عقد صرف کی صحت کے لیے شرط ہے۔

4۔ جنس متحد ہونے پر بدلین میں مماثلت ہو:

عقد صرف میں چوتھی شرط خاص ہے اگر بدلین ایک ہی جنس سے ہوں جیسے سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی تو ضروری ہے کہ بدلین وزن میں برابر برابر ہوں چاہے کوالٹی میں فرق کیوں نہ ہو۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے اور اس کی بنیاد آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لا تبيعوا الذهب بالذهب الامثلا بمثل والفضة بالفضة الامثلا بمثل ..[25]

عقد صرف کی اقسام:

کرنسی کے شعبے میں اقتصادی ترقی کے نتیجے میں عقد صرف کی بہت سی نئی اقسام وجود میں آچکی ہیں اور یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ فقہاء نے عقد صرف کی تعریف ثمن کی ثمن کے عوض خرید و فروخت کے ساتھ کی ہے۔ ثمن سے مراد ایسی اشیاء ہیں جو خلقی طور پر ثمن ہوں، انہی کی ایک قسم

[23] Al-Dasuqi, Al-Dasuqi's Commentary on the Great Commentary, 4/180.
[24] Al-Zuhayli, Islamic Jurisprudence and its Evidences, 5/3660.
[25] Al-Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, 2/522, Hadith No. 1241.

ڈھلے ہوئے سکے بھی ہیں۔اور ثمن میں تبادلہ خواہ اپنی جنس کے ساتھ ہو یا دوسری جنس کے ساتھ۔جیسا کہ علامہ شربینی رحمۃ اللہ کی صرف کی تعریف سے واضح ہے۔امام محمد فرماتے ہیں:

لَا بَأْس ان يَشْتَرِي الرجل الذَّهَب بِالْفِضَّةِ جزَ افا تبرا كَانَ أَو حليا أَو دَرَاهِم أَو دَنَانِير إِذا عزل ذَلِك فَقَالَ ابيعك هَذَا الذَّهَب بِهَذِهِ الْفضة أَوقَالَ ابيعك هَذِه الدَّنَانِيربِهَذِهِ الدَّرَاهِم فَلَا بَأْس بذلك ۔[26]

کسی آدمی کا اندازہ سے چاندی کے ساتھ سونا خریدنے میں ، خواہ وہ سونے کا ٹکڑا ہو، زیورات، درہم یا دینار، اگر وہ اسے ایک طرف رکھ دے اور کہے کہ میں تمہیں اس چاندی کے بدلے یہ سونا بیچ دوں گا، یا یہ کہے کہ میں تمہیں یہ دینار ان درہم کے بدلے بیچ دوں گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ مالکیہ اور بعض حنابلہ عقد صرف کا اطلاق دو مختلف جنسوں کی نقود کے باہمی تبادلے پر کرتے ہیں اور نقود کے اپنی جنس کے ساتھ تبادلہ کو" مراطلہ کہتے ہیں۔امام محمد فرماتے ہیں:

من راطل ذَهَبا بِالذَّهَب فَكَانَ بَين الذهبين فضل مِثْقَال فاعطى صَاحبه قِيمَته من الْوَرق أَو الْعين أَو غير ذَلِك فَلَا بَأْس يكون الذَّهَب بِمثلِهِ والمثقال بِالَّذِي اعطاه ۔[27]

اگر کوئی ایک پونڈ سونا سونا کے بدلے،اور سونے کے دو ٹکڑوں کے درمیان ایک مثقال زائد ہو، اور وہ اس کے مالک کو اس کی قیمت چاندی، نقد یا کوئی اور چیز دے تو کوئی حرج نہیں کہ سونا اپنی مثل کے اور مثقال اس کے بدلے جو اس کو عطا کیا جائے۔

امام محمدؒ کے اصول(کتبِ احناف میں):

قبضہ (Delivery) کی شرط:

بیع صرف میں فوری قبضہ لازم ہے، خواہ جنس مختلف ہو یا ایک جیسی۔

"ولا يجوز الصرف إلا يدا بيد؛ لأن النبي ﷺ نهى عن بيع الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل يدا بيد"۔[28]

مثال: زید نے 10 دینار دے کر 100 درہم خریدے، لیکن درہم بعد میں ملے ⟵ امام محمدؒ کے نزدیک بیع فاسد۔

مجلس میں تفریق سے پہلے قبضہ:

اگر فریقین میں سے کوئی ایک مجلسِ عقد سے جدا ہو جائے اور قبضہ مکمل نہ ہوا ہو تو بیع درست نہیں۔

"فإن تفرقا قبل أن يتقابضا، فالبيع باطل"۔[29]

جنس واحد میں مساوات:

اگر سونا سونے کے بدلے، یا چاندی چاندی کے بدلے ہو تو مساوات بھی شرط ہے۔

"لا يجوز بيع الذهب بالذهب إلا مثلا بمثل يدا بيد"۔[30]

---

[26] Al-Shaybani, The Argument Against the People of Medina, 2/571.
[27] Al-Shaybani, The Argument Against the People of Medina, 2/584.
[28] Al-Shaybani, The Traditions of Muhammad ibn al-Hasan, 2/55
[29] Muhammad ibn al-Hasan al-Shaybani, Al-Jami' al-Kabir (Maktabat al-'Ulum wa al-Hikam, Madinah, 1st ed., 1998), 2/45

مثال 10: گرام سونا کے بدلے 9 گرام سونا ناجائز (ربا)

کتبِ احناف میں امام محمدؒ کی آراء کا تسلسل:

علامہ مرغینانی لکھتے ہیں:

" ولا يجوز بيع الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل يداً بيد"-[31]

علامہ ابن الھمام لکھتے ہیں:

"البيع في الصرف مشروط فيه التقابض في المجلس، وإلا لم يصح"-[32]

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"البيع بالصرف لا يصح بدون التقابض"-[33]

معاصر استدلالات و تطبیق:

کرنسی ایکسچینج (Currency Exchange):

امام محمدؒ کے اصول کی روشنی میں: فوراً دونوں کرنسیاں ایکسچینج ہو جائیں تو جائز اور ایک کرنسی ابھی، دوسری بعد میں تو ناجائز (ربا) ہے۔ مثال: زید نے 1000 روپے دے کر 3.5 ڈالر خریدے اور وہیں وصول کیے تو جائز ہے اور اگر زید نے 1000 روپے دیے، ڈالر کل ملیں گے تو ناجائز ہے۔

فاریکس ٹریڈنگ:

امام محمدؒ کی روشنی میں: اسپاٹ ٹریڈنگ (Spot): اگر دو کرنسیاں فوری ایکسچینج ہوں تو جائز ہے۔ فارورڈ/فیوچر (Deferred): اگر تاخیر ہو تو ناجائز (ربا) ہے۔ فقہائے احناف عرف کو قبضہ حکمی کی صورت میں معتبر سمجھتے ہیں اگر طرفین راضی ہوں اور تاخیر نہ ہو۔[34] امام محمدؒ کی آراء بیع صرف میں سود سے مکمل اجتناب پر مبنی ہیں۔ معاصر مالیاتی نظام میں ان اصولوں کی روشنی میں واضح راہنمائی میسر ہے۔ کتبِ احناف میں ان اصولوں کی مضبوط فقہی بنیاد موجود ہے۔ اسلامی مالیاتی ادارے امام محمدؒ کے اصولوں کو تربیت اور پالیسی کا حصہ بنائیں۔ معاصر مسائل جیسے کرپٹو کرنسی اور ڈیجیٹل ٹریڈنگ پر امام محمدؒ کے اصولوں کی روشنی میں مزید تحقیق کی جائے۔ جامعات میں بیع صرف اور معاصر مالیاتی فقہ کو کورس کا حصہ بنایا جائے۔

خلاصہ تحقیق

اس تحقیق میں بیع صرف کے اصول امام محمدؒ کی بیان کردہ صورتوں سے مستنبط کیے گئے، پھر ان اصولوں کو جدید مالیاتی نظام پر منطبق کیا گیا۔ امام محمدؒ کے ہاں بیعِ صرف میں قبضہ سب سے بنیادی شرط ہے۔ کرنسیوں کے باہمی تبادلے کو بھی سونا چاندی کے حکم میں قرار دیتے ہیں۔ تاخیر والے یا مجازی قبضے کے معاملات میں وہ سختی سے احتیاط کی ہدایت دیتے ہیں۔

---

[30] Muhammad ibn al-Hasan al-Shaybani, Al-Asl (Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1403 AH), 4/221.

[31] Al-Marghinani, Ali ibn Abi Bakr, Al-Hidayah fi Sharh Bidayat al-Mubtadi (Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, Beirut, Lebanon, 2003), 3/56.

[32] Ibn al-Humam, Muhammad ibn 'Abd al-Wahid, Fath al-Qadir 'ala al-Hidayah (Sharikat Maktabat wa Matba'at Mustafa al-Babi al-Halabi wa Awladuh, Misr, 1st ed., 1970), 6/320.

[33] A group of scholars, Al-Fatawa al-'Alamgiriyyah, known as Al-Fatawa al-Hindiyyah (Dar al-Fikr, Beirut, 2nd ed., 1310 AH), 3/4.

[34] Al-Kasani, Abu Bakr ibn Mas'ud, Bada'i' al-Sana'i' fi Tartib al-Shara'i', (Dar al-Kutub al-'Ilmiyya, Second Edition, 1986), 5/200

معاصر دور میں: بینکنگ ٹرانزیکشن میں حسابات کا آنیوالا فوری کریڈٹ قبضہ حکمی کے حکم میں شمار ہو سکتا ہے۔فاریکس مارکیٹ میں اسپیکولیٹو ٹریڈنگ، مارجن ٹریڈنگ اور رول اوور کانٹریکٹس بیع صرف کے شرعی اصولوں سے متصادم قرار پاتے ہیں۔کرپٹو کرنسی کے معاملے میں امام محمدؒ کے اصول سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کرپٹو کرنسی "مال" کی تعریف پر پوری اترے اور اس کا قبضہ حقیقی/حکمی ہو تو اس کا تبادلہ بیعِ صرف کے مشابہ ہوگا، لیکن غیر مستحکم کرنسیوں میں احتیاط ضروری ہے۔

نتائجِ تحقیق

1۔امام محمدؒ کے نزدیک بیعِ صرف کی اصل بنیاد قبضہ ہے، محض وعدہ یا تاخیر جائز نہیں۔

2۔جدید کرنسیاں سونے اور چاندی کے حکم میں داخل ہیں، لہٰذا ان کا تبادلہ بیعِ صرف کے اصولوں کے ساتھ ہوگا۔

3۔بینکنگ نظام میں آن لائن ٹرانسفر اگر فوری کریڈٹ دے تو اسے قبضہ حکمی کے طور پر شرعاً معتبر سمجھا جاسکتا ہے۔

4۔فاریکس مارجن ٹریڈنگ، CFD،فیوچر کانٹریکٹس،اور سود پر قائم کرنسی تبادلہ امام محمدؒ کے اصولوں کے خلاف ہیں۔

5۔کرپٹو کرنسی میں بیعِ صرف کے احکام اس وقت منطبق ہوں گے جب اس کا قبضہ، تبادلہ اور مالی حیثیت ثابت ہو۔

6۔امام محمدؒ کا اصول ہے کہ "غرر اور جہالت" والے معاملات بیعِ صرف کو فاسد کرتے ہیں؛جدید مارکیٹ میں یہ پہلو بہت زیادہ نظر آتا ہے۔

سفارشات

1۔اسلامی بینکوں کو چاہیے کہ بیعِ صرف کے معاملات میں فوری قبضے کو یقینی بنائیں۔

2۔فاریکس ٹریڈنگ میں مارجن،اسپاٹ ڈیفرڈ، یا رول اوور سودی معاہدات سے اجتناب کیا جائے۔

3۔کرپٹو کرنسی کے لیے واضح شرعی اصول وضع کیے جائیں جن میں "قبضہ" اور "حقیقی ملکیت"بنیادی معیار ہوں۔

4۔امام محمدؒ کی الحجۃ علی اہل المدینہ جیسے قدیم مصادر کو جدید مالیاتی قوانین کی تدوین میں بنیاد بنایا جائے۔

5۔جامعات میں اسلامی مالیات کے نصاب میں بیعِ صرف اور اس کے معاصر تطبیقات کو شامل کیا جائے۔

6۔عام تاجروں اور نوجوان نسل کے لیے بیعِ صرف پر آسان رہنما کتابچے اور کورسز تیار کیے جائیں۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)